Topic: **Shakilur Rahman Ki Fiction Tanqid: Tahqiqi -O- Tanqidi Motala**

Name of the Scholar: Monazir Arshad
Supervisor: Prof. Md. Ehsanul Haque
Dept. Of Urdu, Faculty of Humanities and Language
JMI, New Delhi

Notification No. 598/2026 Dated: 16/04/2026

Finding of the Study/تحقیقی دریافت

اس مقالے میں یہ دریافت کیا کہ پروفیسر شکیل الرحمن ایک تخلیقی فنکار کے ساتھ ساتھ ایک تخلیقی نقاد بھی ہیں۔ اردو ادب میں وہ جمالیاتی نقاد کی حیثیت سے مشہور رہیں تو وہیں ایوان سیاست میں ایک اچھے اور ایماندار سیاسی رہنما کی حیثیت سے بھی جانے گئے جہاں وہ آنجہانی راجیو گاندھی سے کافی قریب رہے۔

اس مقالے میں یہ بھی دریافت کیا کہ شکیل الرحمن نہ صرف نظموں کے پارکھ ہیں بلکہ وہ فکشن کے فنکاروں کے بھی ایک اچھے نقاد ہیں۔ اردو تنقید میں شکیل الرحمن کا شمار ان نقادوں میں ہوتا ہے جنہوں نے ادب کو محض خارجی تنقید کی کسوٹی پر پرکھنے کے بجائے اسکی باطنی دنیا میں اتر کر سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے فکشن کی تفہیم کے لیے جو طریقہ کا اپنایا وہ محض بیانیہ نہیں بلکہ نفسیاتی، فلسفیانہ اور تخلیقی جہتوں کو محیط ہے۔ ان کا اسلوب جدلیاتی فکر اور جمالیاتی تجربے کا حسین امتزاج ہے۔

شکیل الرحمن کی فکشن تنقید محض پلاٹ، کردار، مکالمہ یا بیانیہ کی تفصیلات پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ وہ کہانی کے پیچھے موجود شعور، تحت الشعور اور لاشعور کی پرتیں کھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے یہاں متن کو ایک زندہ شے تصور کیا جاتا ہے جو قاری اور مصنف کے درمیان ایک زندہ رشتہ قائم کرتا ہے۔

شکیل الرحمن کی فکشن تنقید کو تخلیقی تنقید کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ افسانے یا ناول کا تنقیدی تجزیہ کرتے وقت خود بھی ایک تخلیق کار کی طرح لکھتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں جمالیاتی تاثرات علامتوں، استعاروں اور تجریدی تصورات کا استعمال نمایاں ہوتا ہے۔

ساتھ ساتھ ایک فکری بصیرت بھی نظر آتی ہے، جو اردو فکشن کے تنقید کو نیا رخ عطا کرتی ہے۔ شکیل الرحمن فکشن تنقید کے دوران انگریزی اصطلاحات کا استعمال اس طور پر کرتے ہیں کہ وہ تنقید کے مفہوم کو وسعت اور گہرائی عطا کرتی ہے۔ ان کا مقصد محض مرعوب کرنا نہیں ہوتا، بلکہ وہ ان اصطلاحات کو اردو تنقید کے سیاق و سباق میں اس طرح جذب کرتے ہیں کہ وہ اجنبی نہیں لگتیں بلکہ متن کی تفہیم میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

یہ اسلوب بسا اوقات قاری کے لیے فکری چیلنج بھی بن جاتا ہے، مگر ساتھ ہی ساتھ وہ ایک نئی قرآت کے در بھی کھولتا ہے۔

اس مقالے میں فکشن کے تین فنکاروں، پریم چند، سعادت حسن منٹو، اور احمد ندیم قاسمی کے فکشن پر شکیل الرحمن کے ذریعہ کئے گئے تنقید کا بھرپور جائزہ لیا گیا ہے۔

شکیل الرحمن کی پیدائش 18 فروری 1931ء کو مشرقی چمپارن کے شہر موتیہاری میں ہوئی اور وفات 9 مئی 2016ء کو دہلی میں ہوئی۔ ان کی ابتدائی تعلیم و تربیت گھر پر ہی ہوئی۔ مزید آگے کی تعلیم میٹرک، انٹر اور بی اے کی تعلیم موتی ہاری میں رہ کر ہی حاصل کی جب کہ ایم اے اور ڈی لٹ کی ڈگری پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ سے حاصل کی۔ سب سے پہلے تقرری بحیثیت لیکچرر (بھدرک) اڑیسہ میں ہوئی۔ وہ بہار یونیورسٹی مظفرپور، کشمیر یونیورسٹی اور متھلا یونیورسٹی، دربھنگہ کے وائس چانسلر رہے۔ وہ جنتا دل کے ٹکٹ سے پارلیمانی انتخاب میں کامیابی حاصل کر کے وزیر برائے صحت عامہ و خاندانی بہبود بھی رہے۔

شکیل الرحمن نے مختلف شخصیات اور ان کی شعری و نثری نگارشات کا جائزہ جمالیات کے تناظر میں پیش کیا ہے جن میں ہندوستانی جمالیت (تین جلدیں) {۲} ہندوستان کا نظام جمال: بدھ جمالیات سے جمالیات غالب تک (تین جلدیں) {۳} امیر خسرو کی جمالیات (۴) تصوف کی جمالیات {۵} اساطیر کی جمالیات {۶} مولانا رومی کی جمالیات {۷} جمالیات حافظ شیرازی (۸) نظیر اکبرالہ آبادی کی جمالیات {۹} کلاسکی مثنویوں کی جمالیات {۱۰} کبیر کی جمالیات (11) محمد قلی قطب شاہ کی جمالیات {۱۲} میر شناسی {۱۳} غالب کی جمالیات {۱۴} مرزا غالب اور ہند مغل کی جمالیات {۱۵} رقص بتان آذری (۱۶) داستان امیر خسرو اور طلسم ہوشربا کی جمالیات {۱۷} پریم چند کے افسانوں کی جمالیات (۱۸) سعادت حسن منٹو کی جمالیات {۱۹} ابوالکلام آزاد تفسیر کی جمالیات (۲۰) احمد ندیم قاسمی ایک لیجنڈ (۲۱) محمد اقبال کی جمالیات (۲۲) فراق کی جمالیات {۲۳} فیض کی جمالیات (۲۴) اخترالایمان جمالیاتی لیجنڈ (۲۵) مجتبی حسین کا فن: جمالیاتی مظاہرہ، ادب اور نفسیات: شعور اور تنقیدی شعور یہ کتاب مختلف مضامین کے مجموعے پر مشتمل تنقیدی کتاب ہے۔ اس کے علاوہ چار ناول لکھے: نئے فرہاد، پتھر میں نمک، بے نام سمندر کا سفر اور چاند اجنبی ہیں۔ سفر نامہ قصہ میرے سفر کا سوویت یونین کا سفر نامہ) لندن کی آخری رات، دیوار چین سے بت خا... ہ چین تک، وسط ایشیا کا سفر (غیر مطبوعہ) افسانوں میں قابل ذکر افسانے سالندی کے کنارے، اور لینڈ سلائیڈ، وغیرہ ہیں۔

مجموعی طور پر اس تحقیق میں یہ دریافت ہوا کہ شکیل الرحمن نے افسانے، ناول اور شعری فن پاروں کو محض سماجی یا فکری زاویوں سے نہیں پرکھا بلکہ ان میں پوشیدہ فنکارانہ حسن، ساختیاتی جمال اور اسلوبی لطافت کو بھی آشکار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تنقید پڑھتے ہوئے قاری کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ تنقید نہیں بلکہ ایک جمالیاتی تجربے سے گزر رہا ہے۔ سعادت حسن منٹو، پریم چند، احمد ندیم قاسمی جیسے ادیبوں کے فن کا تجزیہ کرتے ہوئے شکیل الرحمن کا اسلوب تجزیے کو بھی تخلیق کا درجہ دے دیتا ہے۔ وہ لفظوں کے استعمال، فضا کی تشکیل، اور کرداروں کی کیفیتوں کو ایسے بیان کرتے ہیں کہ قاری کے ذہن میں تصویریں بنے لگتی ہیں۔